مسئلہ پر مزید روشنی پڑ سکے افسوس ہے کہ اسٹیٹسمین کا وہ پرچہ میرے پاس محفوظ نہیں ورنہ مفصل بحث اس موضوع پر کر دی ہوتی۔

فارتقب یوم تاتی السماء بدخان	یعنی پھر تم اس دن کا انتظار کرو جب آسمان
مبین ۵	ایک صاف دھواں ظاہر کرے
یغشی الناس ط ھذا عذاب الیم ۵	یعنی یہ انسانوں کو گھیرے گا اور ایک بہت ہی بڑا عذاب ہوگا۔

پہلی آیت میں دخان کے معنی "دھواں" کہا گیا ہے جو کہ اکثر تراجم میں دیکھنے میں آتا ہے لیکن علامہ عبداللہ یوسف علی نے اپنے ترجمہ میں "دھند" پن کہا ہے۔ میرے نزدیک یہ زیادہ قرین قیاس ہے دھند ایک قسم کے بادل ہوتے ہیں اگرچہ دھوئیں کو بھی تو بادل ہی کی قسم کہا جا سکتا ہے مگر دھند بادل سے زیادہ قریب ہے۔

ان دونوں آیات سے یہ واضح ہے کہ اشارہ کسی حادثۂ عظیم کی طرف ہے بعض مفسرین نے یہ بات بھی کہدی ہے کہ غالباً یہ قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے۔ مگر میرے نزدیک قیامت چونکہ ایک اچانک حادثہ ہوگا اس لئے اس کی علامات نہیں ہوسکتیں اس بنا پر یہ حادثہ کوئی اور حادثہ ہے۔ اسی سورۃ میں آگے چلکر ایک اور آیت انہی آیات سے نسبت رکھتی ہوئی ہمیں ملی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم	یعنی ہم یہ عذاب کچھ دیر کے لیے ہٹالیں گے
عائدون	اور تم پھر اپنے اعمال اختیار کر لوگے۔

تو گویا اس آیت سے یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ یہ حادثہ قیامت کا حادثہ نہیں ہوگا بلکہ اس سے بیشتر کوئی حادثہ ہوگا جو عارضی ہوگا اور دنیا اس کے بعد برقرار رہیگی اس حادثہ کے متعلق مفسرین اور